اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۱۶ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۱۱ رجب ۱۳۵۹ ھ | ۱۶ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۸۵

آزادیٔ رائے اور غیر مبائعین

مولوی محمد علی صاحب چونکہ آئے دن اپنی تحریروں اور تقریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح اور واضح ارشادات کے خلاف لب کشائی کرتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح بلاواسطہ نہیں، تو بالواسطہ زبان اعتراض دراز کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس لئے ان کی پارٹی کے لوگوں کے دلوں سے وہ ادب و احترام مفقود ہو چکا ہے۔ جو روحانی پیشوا اور دینی راہ نما کے لئے ضروری ہے۔ اور جس کے بغیر کسی قسم کا روحانی استفادہ محال ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات اس کا خمیازہ خود مولوی صاحب کو بھی بہت بُری طرح اٹھانا پڑا۔ اور وہ بارہا اس قسم کے رویہ پر دردِ دل کا اظہار کرنے۔ اور رنج و غم کے آنسو بہانے پر مجبور ہو گئے۔ جس کا ثبوت "پیغام صلح" کے صفحات سے مل سکتا ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کرنا پسند کرتے ہیں۔ جو اسلامی تعلیم۔ اسلامی آداب اور اسلامی روایات سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے الٹے سیدھے اعتراضات کرتے رہتے ہیں:۔

اسی فرض کی ادائیگی میں "پیغام صلح" نے حال میں ایک طرف تو یہ لکھا کہ:۔

"خلفائے راشدین پر بھی ہر ایک مسلمان کو اعتراض کا حق حاصل تھا۔ مستند تاریخی واقعات شاہد ہیں۔ کہ لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمر پر اعتراضات کئے۔ انہوں نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کا جواب دیا" اور دوسری طرف لکھا۔

"محمودی خلافت کا اپنے حلقہ بگوشوں پر سب سے بڑا ظلم یہی ہے۔ کہ اس کے حلقۂ اقتدار کے اندر کوئی شخص خلیفہ کے متعلق کلمۂ حق زبان پر نہیں لا سکتا"۔

اس کے متعلق ہم نے لکھا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر اعتراض کرنے والا صحابہ کرام میں کوئی اعلےٰ پایہ نہ رکھتا تھا۔ اور نہ اُس کی روش کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہ کر تربیت پانے والے صحابہ کرام نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ کہ اسے اختیار کرنا مناسب سمجھا۔ اس کے متعلق "پیغام صلح" (۱۲ اگست) نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ:۔ "حضرت عمرؓ کے کُرتے پر مجمع عام میں ایک بدوی نے اعتراض کیا تھا" لیکن اس کے ساتھ ہی لکھا

"جب عمرؓ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار کئے بغیر اس کا جواب دے کر اپنی پوزیشن صاف کی"۔

جب اعتراض کرنے والا ہی "بدوی" تھا تو اس پر ناراضگی کے اظہار کا کونسا موقع تھا؟ وہ تو اپنی تربیت کے لحاظ سے معذور تھا۔ اس بنا پر یہ نتیجہ اخذ کرنا۔ کہ "خلفائے راشدین پر بھی ہر ایک مسلمان کو اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا"۔ "پیغام صلح" کو ہی زیب دیتا ہے:۔

اس کے مقابلہ میں کئی ایک ایسی مثالیں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے متعلق پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ مجلسِ عام میں اپنے علم میں اضافہ کے لئے حضور سے سوال کر کے لوگوں نے جواب حاصل کئے۔ اور حضورؑ نے ہمیشہ بخندہ پیشانی جواب دیئے۔ پھر بارہا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان اعتراضات کے جواب بھی جمعہ کے خطبہ میں دیئے ہیں۔ جو کسی نے فتنہ پیدا کرنے کے لئے کئے۔ اور جن کے بیان کرنے میں کوئی شرعی روک نہ تھی۔

پس یہ سراسر غلط ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مریدوں سے آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کا حق چھین رکھا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ اپنے علم کو بڑھانے کے لئے مؤدبانہ طریق سے سوال پیش کیا جائے۔ نہ کہ فتنہ اندازی کے لئے منفترانہ طور پر اعتراضات کئے جائیں۔ لیکن "پیغام صلح" کو اب بھی اس بات پر اصرار ہے۔ کہ "خلفاء پر مناسب طریق پر اعتراضات کئے جا سکتے ہیں۔ اور وہ جواب کے پابند ہیں"۔

"اسلامی آزادی رائے کے مطابق خلفاء پر اعتراض و احتساب ہو سکتا ہے"۔

لیکن اس نے ہماری اس گزارش پر کوئی توجہ نہیں کی۔ جو ہم نے ان الفاظ میں کی تھی۔ کہ "پیغام صلح" ایسی فہرست ان اعتراضات کی پیش کرے۔ جو آج تک مولوی محمد علی صاحب پر کئے گئے۔ اور یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اپنی جو پوزیشن سمجھتے ہیں۔ اسے خلفاء سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ان کی پارٹی کے کسی فرد کو ان کے خلاف کوئی اعتراض نہ پیدا ہوا ہو۔ اس لئے بتایا جائے کہ وہ اعتراض کب اور کس مجلس میں پیش کئے گئے۔ اور مولوی صاحب نے بخندہ پیشانی ان کے کیا جواب دیئے۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ غیر مبائعین کے نزدیک اعتراض کرنے کا کونسا "مناسب طریق" ہے۔ اور وہ اپنے "حضرت امیر" کا کس طرح احتساب کرتے۔ اور کیونکر ان کے متعلق اسلامی آزادیٔ رائے کو استعمال کرتے ہیں۔ "پیغام صلح" کو چاہیئے۔ کہ فضول باتیں بنانے کی بجائے اس طرف توجہ کرے۔ اور "اسلامی آزادی رائے" اور "حریتِ ضمیر" کا ثبوت عملی رنگ میں پیش کرے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ششم کے وعدے کرنیوالے جن اصحاب کا چندہ ۱۷ اگست ۱۹۴۰ء ۵ بجے شام تک دفتر محاسب میں دستی منی آرڈر بیمہ یا چیک کے ذریعہ داخل ہو جائیگا۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے ۱۷ اگست ۱۹۴۰ء کو ۵ بجے شام پیش کئے جائینگے۔ پس تحریک جدید کی قربانی میں حصہ لینے والا کوشش کرکے اس تاریخ تک اپنا وعدہ پورا کرے

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بے جا آزادیٔ رائے میں بہتے ہوئے غیر مبایعین جس مقام تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کی ایک طرف تو یہ کیفیت ہے۔ کہ انہیں اپنے "حضرت امیر" کے خلاف کھلم کھلا کبھی اعتراض کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوئی۔ اور نہ کبھی "آزادیٔ رائے" کے علمبردار "پیغام صلح" نے ان کے متعلق "اعتراض اور احتساب" کا فرض ادا کیا ہے۔ مگر دوسری طرف یہ حالت ہے۔ کہ انبیاء اور خلفاء کو نشانۂ اعتراضات بنانے کا حق "ہر مسلمان" کو دے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو بھی مستثنیٰ نہیں سمجھتے۔ اور خلیفہ کی تو ان کی نگاہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں۔ ذرا "پیغام" ہاں

اسی "پیغام" کے جو مولوی محمد علی صاحب کو حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ" کہنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ذیل کے الفاظ ملاحظہ ہوں لکھتا ہے۔ "اسلام کے اندر خلیفہ کی حیثیت خدائی فوجدار اور شتر بے مہار کی نہیں۔ بلکہ وہ دوسروں کی طرح ہی نظام وضابطہ کا پابند ہے" ہر مسلمان بلکہ ہر شریف انسان اس طرز کلام کو نہایت ناپسندیدہ قرار دے گا۔ لیکن غیر مبایعین کے نزدیک یہ آزادیٔ رائے ہے۔ کہ جو مونہہ میں آئے کہہ دیا جائے۔ اگر اس فقرہ میں خلیفہ کی بجائے "حضرت امیر" کے الفاظ ہوتے تو یقیناً مولوی محمد علی صاحب بہت برا مناتے لیکن اب امید نہیں کہ ان کے ماتھے پر بل بھی آئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

(از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات)

اے مرے آقا! اے مرے محبوب — اے کہ ماں باپ میرے تجھ پہ نثار
تو ہے فضل عمر۔ خلیفۂ وقت! — ہادیٔ دین۔ رہبرِ ابرار
تو نشانِ ترقیٔ اسلام — منبعِ فیض۔ تو مہبطِ انوار
تیری تقریر جامِ آبِ حیات — تیری تحریر کفر کو تلوار
ہے جہانگیر تیرا حُسنِ نظام — تیری تبلیغ۔ آفتاب آثار
تجھ سے "یُولَدُ لَہٗ" ہوا پورا — یعنی ارشادِ سید الابرار
"پسرش یادگار مے بینم" — قولِ نعمت ولیٔ تقوےٰ شعار
تیری "دو شنبہ" کو ہوئی آمیں — تو نے ہی "تین" کو کیا ہے "چار"
تو ہے "لختِ جگر" "مسیحا" کا — مال و اولاد جان تجھ پہ نثار
تو سپاہی رسولِ مکّی کا — عسکرِ دینِ حق کا ہے سالار
نیم شب کی دعائیں اور قرآں — ہیں یہی تیرے تیر اور تلوار
چشمۂ معرفت ترے اقوال — بحرِ عرفاں ہیں ترے افکار
علمِ قرآن کا تو حامل ہے — تجھ پہ ظاہر ہیں دین کے اسرار
تو کہ ہے محمودِ احمدِ ہندی — تو ہے موعودِ سیدِ ابرار
آشنائے حقیقتِ الہام — واقفِ راز۔ محرمِ اسرار
تیری ان دُوربیں نگاہوں سے — رازِ دل کا چھپانا ہے بیکار
آج تجھ سا نہیں زمانے میں — رہبرِ باعمل و خوش گفتار
ہو نہ کیوں کفر کا نگوں جھنڈا — ہے صداقت کا تو علمبردار
ہے تری ذات جامعِ ہر خیر — تیری فطرت بدی سے ہے بیزار
تیرا حامی خدا کا ہے مقبول — تیرا دشمن ہے فی السّقر والنّار
وہ خبر حشر خیز تھی جس کا — "بعض احباب" پہ ہوا اظہار
آپ نے بھی نصیحتیں لکھ دیں — اور بہرِ سفر ہوئے تیار
اے مرے آقا! اے مرے پیارے — اے مری جان! اے مرے دلدار
عاملِ شکرِ آلِ داؤدی — اے غریبوں کے حامی و غمخوار
جب سے کانوں میں یہ پڑی ہے خبر — جب سے دیکھا ہے میں نے وہ اخبار
دل ہے صد چاک۔ آنکھ پرنم ہے — پارہ پارہ جگر ہے سینہ فگار
تجھ سے ہے رونقِ زمین و زماں — تجھ سے ہے گلشنِ جہاں کی بہار
تیرے دم سے ہرا ہے نخلِ امید — تیرے دم سے ہے یہ گل و گلزار
تجھ سے ہی لطفِ زندگانی ہے — تیرے بن اپنا جینا ہے کس کار؟
تو سہارا ہے پیشِ ہر مشکل! — تو مداوا ہے بہرِ ہر آزار
اپنے مولیٰ سے کرتا ہے یہ دعا — تیرا خادم۔ غلام کارگزار
تجھ پہ اللہ کا رہے سایہ — فضلِ باری ہو تجھ پہ رحمت بار
ہم تمہارے سدا رہیں تابع — تم ہمارے سدا رہو سردار
عمر بھر میں تمہارا ہو کے رہوں — کفش بردار اور خدمت گار
"تم سلامت رہو ہزار برس — ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار"

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لاہور میں ایکسرے کرانے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پتے میں پتھری ہے۔ اور اسی وجہ سے دل کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ کچھ دنوں سے جگر میں درد اور حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ آج قدرے طبیعت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے شیخ عبد القادر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب کو مونگ ضلع گجرات بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

مولوی ظہور حسین صاحب نے محلہ دارالرحمت اور محلہ دارالبرکات میں تحریک جدید کے مالی مطالبات پر تقریریں کیں۔ اور احباب کو اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی تاکید کی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی بھانجی دو ماہ سے بیمار ہے۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے صحت کے لئے دعا کی جائے (۲) ملک حبیب حسن صاحب ابن جناب ڈاکٹر ظفر حسن صاحب ایک عرصہ سے بیمار اور نور ہسپتال قادیان میں زیر علاج ہیں (۳) محمودہ بیگم صاحبہ بنت مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ بعارضہ بخار پانچ ماہ سے بیمار ہیں (۴) اہلیہ صاحبہ سید علی صاحب لدھڑ ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

خُدا تعالےٰ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرنا چاہیئے

فرمایا۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کے سوا کسی سے سوال نہ کرے۔ خواہ کتنی ہی معمولی سے معمولی چیز کی ضرورت کیوں نہ ہو۔ خدا تعالےٰ سے مانگنی چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے اگر تیری جوتی کا تسمہ گم ہو جائے۔ تو اس کے لئے بھی خدا سے دُعا کر۔ کہ وُہ تجھے تسمہ دے۔

دراصل تقوےٰ کا اعلےٰ مقام یہی ہے کہ انسان دوسرے انسان کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔ بلکہ خدا سے مانگے خواہ ایک دھیلے کی ضرورت کیوں نہ ہو۔ پس غربار کو چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی حاجت براری کے درخواست فقط خدا تعالےٰ سے کیا کریں۔ خواہ تھوڑے سے نمک اور مرچ ہی کی ضرورت کیوں نہ ہو کوئی امیر کب تک کسی کو دے سکتا ہے لیکن خدا تعالےٰ بھی دینے سے اکتاتا نہیں۔ ہاں بعض دفعہ اپنی خاص اشخاص حکمت کے ماتحت کہ جسے بادی النظر میں انسان معلوم نہیں کر سکتا۔ وُہ بندہ کو اپنی طرف زیادہ متوجہ کرنے کے لئے کچھ تنگی بھی کر دیتا ہے ؛

لکھا ہے۔ کہ ایک صوفی اپنے چند مریدوں سمیت سفر کر رہا تھا۔ راستہ میں اس کی جوتی کا تسمہ گر گیا۔ اس نے دُعا شروع کی۔ خدایا میری جوتی کا تسمہ گر گیا ہے۔ تسمہ دے۔ کسی مرید نے بھی یہ دُعا سُن لی۔ اور کہنے لگا۔ ہمارے پاس بہت سے تسمے ہیں۔ فرمایئے۔ جتنے تسموں کی ضرورت ہو۔ میں پیش کر دُوں صوفی صاحب باخدا آدمی تھے۔ کہنے لگے کیا تم نے حدیث میں نہیں پڑھا۔ کہ تیرا تسمہ گم ہو جائے۔ تو وُہ بھی خدا سے مانگ۔ یہ سُن کر مرید خاموش ہو گیا۔ ابھی کچھ تھوڑی ہی دُور گئے تھے۔ کہ صوفی صاحب کو راستہ میں پڑا ہؤا ایک تسمہ مل گیا۔ انہوں نے اٹھا لیا۔ اور مرید سے کہا۔ دیکھو۔ اگر تم مجھے تسمہ دیتے۔ تو اول تو مجھے اس دُعا کا موقعہ نہ ملتا۔ جو مَیں نے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں کی دوم اگر تم تسمہ دیتے۔ اور میں تمہارا شکریہ ادا کرتا۔ تو اس میں کیا فائدہ ہوتا ؛ مگر اب خدا تعالےٰ کا شکر کرونگا تو وُہ اپنے فرمُودہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کے ماتحت مجھے اور زیادہ دے گا۔ تم جو چار یا پانچ تسمے دیتے۔ وُہ آخر ختم ہو جاتے۔ مگر یہ خزانہ جو ہاتھ لگا ہے۔ نہ ختم ہونے والا ہے۔ سوم۔ میں نے خدا سے دُعا کی۔ جو اس نے بروقت سُنی۔ اور اس سے میرے ایمان و ایقان میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہؤا۔ اور مجھے خدا تعالےٰ سے اور زیادہ تعلق ہو گیا۔ اگر میں تم سے ایک تسمہ لے کر اپنی ضرورت پوری کر لیتا۔ تو کیا یہ فوائد حاصل ہو سکتے ؛

پس میں اپنے احمدی بھائیوں کو اور خصوصاً غریب احمدیوں سے ہمدردانہ جذبہ کے ساتھ اس طرف توجہ دلاتا ہُوں کہ وُہ اپنی معمولی سے معمولی حاجات بھی خدا کے سوا کسی کے سامنے پیش نہ کیا کریں۔ خاص کر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پاک اور سچا کلام اُن کے سامنے ہے

حاجتیں پُوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

دُنیا کے خزائن ختم ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر خدا سے دُعا کر کے حاجت پوری کرانے کا خزانہ ہاتھ آ جائے۔ تو وُہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میرے اس بیان کردہ مضمون سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو۔ کہ اگر کسی انسان سے کچھ نہیں مانگنا چاہیئے۔ تو پھر نبی لوگوں سے کیوں چندہ لیتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انبیاء اور ان کے جانشین اپنی ذات کے لئے کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ بلکہ وُہ اسے ایسا ہی مکروہ فعل سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ دُوسرے نازیبا کاموں کو۔ وُہ خدمتِ دین کے لئے تحریک کرتے ہیں۔ اور پھر دینے والے خوشی سے دیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں خدا تعالےٰ دینے کے لئے کہتا ہے۔ أَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ ط وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (تغابن ع۲) خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور دین اسلام کی مدد کرو۔ یہ بات خود تمہارے اپنے نفسوں کے لئے نہایت ہی بہتر ہو گی۔ اور بخل کرنا چھوڑ دو۔ کیونکہ جو شخص بخل چھوڑ دیتا ہے۔ وُہ یقیناً کامیاب و بامُراد ہو جاتا ہے ؛

پھر فرمایا:۔ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ۔ (منافقون ع۲) کہ موت کے آنے کے پیشتر دین اسلام کی خدمت کر لو۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر کے صالح بن جاؤ۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ موت کے بعد جب عذاب سامنے آئے۔ تو تم کو کفِ افسوس ملنا پڑے۔ اور کہنا پڑے۔ الٰہی! کچھ دیر اور ڈھیل دے۔ تو تیری راہ میں خرچ کر کے ہم صالح بن جائیں ؛

پس انبیاء اور ان کے خلفاء اپنے لئے کبھی نہیں مانگتے۔ بلکہ اُن کا مانگنا خدا تعالےٰ کے حکم سے۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے ہوتا ہے۔ وُہ خود نہیں لیتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ حکم دیتا ہے۔ کہ ضرور لو۔ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً (توبہ) خدا تعالےٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم فرمایا۔ کہ ان کے اموال سے دینِ اسلام کو پھیلانے۔ اور اس کی مدد کرنے کے لئے زکوٰۃ لو ؛

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لوگوں سے مانگنا اپنی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے حکم سے اور خدا تعالےٰ کے لئے تھا۔ اور یہ مانگنا خدا تعالےٰ کا مانگنا۔ اور یہ لینا خدا تعالےٰ کا لینا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ کہ ان لوگوں کے جو چندے لئے جا رہے ہیں۔ وُہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہیں لے رہا۔ بلکہ خدا لے رہا ہے۔ اور اس کے عوض ان کی توبہ قبول کر رہا ہے۔ پس یہ غلط خیال ہے۔ کہ انبیاء اور ان کے خلفاء لوگوں سے سوال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں دو۔ بلکہ ان کا مطالبہ خدا کے کہنے پر اور خدا کے لئے ہوتا ہے۔ یہ اور حیثیت ہے۔ مگر بھیک مانگنا۔ اور لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنا اور بات ؛

خاکسار محمود احمد۔ خلیل۔ شاہ پوری

زدجام عشق۔ تبتی کستوری اور ایرانی زعفران ایسی قیمتی اشیاء سے تیار کی جاتی ہے ملنے کا پتہ:۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر مخالفین کے ایک اعتراض کا جواب

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ امام حسین رضؓ کو تو ایک دفعہ کربلا کا واقعہ پیش آیا۔ مگر مجھے ہر آن نئے سے نئے کربلا میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور میری یہ حالت ہے۔ کہ مَیں خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء کے لئے قربانیوں کے میدان میں امام حسین رضؓ سے بڑھ کر ہوں اور ان سے سوگنے زیادہ دشمنوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنا ہُوا ہوں ۔

مخالفین سلسلہ اس شعر پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اس میں بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت امام حسین رضؓ کی تحقیر کی ہے۔ حالانکہ اس میں تحقیر کا کوئی پہلو نہیں بلکہ حضرت امام حسین رضؓ کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے ساتھ اپنی ایک مشابہت کا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ جس طرح کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؓ نشانہ ستم بنے۔ اسی طرح آج میں نشانہ ستم بنا ہُوا ہوں۔ اور جس طرح ان کا کوئی مددگار نہیں تھا۔ اسی طرح آج میرا کوئی مددگار نہیں۔ مگر آخر کار جس طرح امام حسین کی عظمت لوگوں کے قلوب میں جاگزین ہوئی۔ اور یزید پر آج تک لعنت کی پھٹکار پڑ رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ مجھے بھی عظمت دے گا۔ اور میرے مخالفوں کو ناکام و نامراد کرے گا۔ ہاں آپ نے اس شعر میں اس حقیقت کا بھی اظہار فرما دیا۔ کہ میں امام حسین سے بڑھ کر ہوں۔ کیونکہ مجھے دشمنوں کی طرف سے خدمت دین کے سلسلہ میں جو تکالیف پہونچائی جا رہی ہیں۔ وہ بھی امام حسین کی تکالیف سے بدرجہا زیادہ ہیں۔ امام حسین تو شہید ہو کر اپنے مولےٰ سے جا ملے اور دنیوی تکالیف کا زمانہ ان کے لئے ختم ہو گیا۔ مگر میں وہ ہوں جو ہر روز اور ہر لحظہ ایک نئی مصیبت سے دوچار ہوتا ہوں۔ اور مجھے اپنی زندگی ہر گھڑی دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں گزارنی پڑتی ہے۔ پس میری تکالیف امام حسین کی تکالیف سے زیادہ ہیں۔ اور میرا درجہ امام حسین کے درجہ سے بڑا ہے۔ یہ ایک امر واقعہ کا اظہار تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ مگر دشمنان سلسلہ نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ دیکھو۔ حضرت مرزا صاحب امام حسین کی ہتک کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ سو حسین میرے گریبان میں پڑے ہوئے ہیں۔ گویا ایک حسین کا تو کیا ذکر ہے۔ میں تو سو حسینوں کے برابر ہوں۔

یہ اعتراض جو نہایت ہی قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ اس کا جواب بارہا ہماری طرف سے پیش کیا جا چکا ہے۔ مگر صحبت امروزہ میں ہم بجائے کوئی اور حوالہ پیش کرنے کے اخبار "اہلحدیث" کے ہی حوالہ کو پھر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا ذکر ہم نے گزشتہ پرچہ میں کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں :۔

"مَیں اپنے ناظرین کو وہ حدیث سنا دینا چاہتا ہوں۔ جس میں ارشاد ہے۔ کہ امت کی بے پرواہی اور گمراہی کے زمانہ میں جو شخص سنت پر عمل کرے گا۔ اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ یہ زمانہ اسی قسم کا ہے۔ جس کی بابت اس حدیث میں اشارہ ہے"

(۹ اگست ۱۹۴۰ء)

ان سطور میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پر عمل کرنا اتنی بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو متبع سنت ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اس لحاظ سے چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اپنے خیال کے مطابق اتباع سنت کا کام کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ بھی سو شہیدوں کے ثواب کے متوقع ہو سکتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس میں شہداء کی ہتک نہیں۔ کہ وہ تو اپنے سر کٹا کر خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب اور ہمچو قسم دوسرے علماء گھر بیٹھے اتباع سنت کا کام کر کے ایک نہ دو بلکہ سو شہداء کے ثواب کے متوقع ہو جائیں۔ اگر یہ شہداء کی ہتک ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آپ کو حضرت امام حسین رضؓ سے افضل قرار دینا یا یہ فرمانا۔ کہ سو حسینوں کا کام میں نے کیا ہے کس طرح حضرت امام حسین رضؓ کی ہتک کا موجب ہو گیا جبکہ بعض گزشتہ اولیاء امت یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ مسیح موعود حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تو کیا بعض انبیاء سابقین سے بھی افضل ہو گا۔ چنانچہ حضرت امام محمد بن سیرین کے متعلق ذکر آتا ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہو گا جو ابوبکر اور عمر سے بھی بڑھ کر ہو گا۔ کسی نے کہا کیا وہ ان دونوں سے افضل ہو گا۔ آپ نے فرمایا۔ ان دونوں کا تو کیا ذکر قد کاد یفضل علی بعض الانبیاء (حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶) وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہو گا ۔

اسی طرح شرح فصوص الحکم میں لکھا ہے کہ امام مہدی کے تمام انبیاء و اولیاء تابع ہوں گے۔ کیونکہ اس کا باطن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باطن ہو گا۔ پس جبکہ اکابر علماء و صوفیاء کے نزدیک مسیح موعود کا درجہ اس قدر بلند ہے تو ضروری ہُوا۔ کہ آپ امام حسین سے بھی افضل ہوں۔ کیونکہ وہ بھی امت محمدیہ کے ہی ایک جلیل القدر ولی ہیں ۔

پھر گزشتہ سالوں میں "اہلحدیث" یہ تسلیم کر چکا ہے۔ کہ

"اگر نفس شہادت کے اعتبار سے غور کیا جائے۔ تو شہداء بدریین سے ایک ایک صحابی کا جذبہ جاں نثاری شہید کربلا (حسین رضؓ) کے ولولہ شہادت سے بدرجہا بڑھا ہُوا ہے"

(۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

گویا شہداء بدریین سے ہر صحابی امام حسین سے افضل تھا۔ جب "اہلحدیث" کا عقیدہ یہ ہے۔ اور دوسری طرف اس نے یہ حدیث بھی پیش کر دی ہے کہ موجودہ زمانہ میں ہر شخص جو سنت پر عمل کرتا ہے۔ اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ تو بالفاظ دیگر اس نے اقرار کر لیا۔ کہ ہر متبع سنت امام حسین سے افضل ہے۔ کیونکہ امام حسین کی حیثیت تو ہر بدری صحابی سے بالفاظ اہلحدیث کم ہے۔ پس امام حسین کا درجہ جب صرف ایک بدری شہید جتنا بھی نہ ہُوا۔ تو لازماً جن لوگوں کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ وہ امام حسین سے بڑے ہوں گے۔ اس طرح "اہلحدیث" کے اپنے مسلمہ اصل کے مطابق ہر متبع سنت کو سو امام حسینوں جتنا ثواب مل سکتا ہے۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب ہی بتائیں۔ کہ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محولہ بالا شعر پر اعتراض کرنا اور اسے امام حسین کی ہتک قرار دینا نادانی یا دیدہ دانستہ کجروی نہیں تو اور کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں امام حسین کی کوئی ہتک نہیں کی۔ بلکہ آپ نے ایک امر واقعہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر غیر احمدی دوستوں کو اس پر اعتراض ہو تو وہ بتائیں۔ کہ جب ان کا

مسلمانوں کی عظیم الشّان طبّی خدمات

مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں انسانیت کی جو خدمات سر انجام دی ہیں۔ ان کے کسی پہلو کا تذکرہ گاہے گاہے اس لئے کیا جاتا ہے کہ ہمارے نوجوان اپنے اسلاف کی شان ومقام کا اندازہ کر سکیں۔ یہ مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

طب کا علم تو دنیا میں پہلے بھی موجود تھا۔ لیکن مسلمانوں نے اس کو ایک باقاعدہ صورت دے کر اس کے افادہ کے حلقہ کو بہت زیادہ وسیع کر دیا۔ تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ اطباء وغیرہ بھی تعداد میں بڑھتے گئے۔ لیکن یہ سب ذاتی طور پر کام کرتے تھے۔ شفاخانے اور ہسپتال جیسا کہ آجکل ہیں اس وقت موجود نہ تھے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ بنو امیہ کے تیسرے تاجدار ولید بن عبد الملک کو رفاہِ عامہ کے کاموں سے بہت شغف تھا۔ اور یہی وہ حکمران ہے جسے طبی انتظامات کی موجودہ صورت کا بانی کہا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے اس نے ایک شفاخانہ تیار کرایا۔ جو ۸۸ھ میں مکمل ہوا۔ اور علاج معالجہ کے لئے اس میں بہت سے طبیب اور جراح ملازم رکھے (تقریزی ص۴۰۵) چونکہ اس وقت تک طبی علوم کا ذخیرہ زیادہ تر یونانی زبان میں تھا۔ اس لئے اس سلسلہ کے اجراء کے ساتھ ساتھ یونانی علوم کے ماہرین ملازم رکھے گئے۔ جو مفید کتب کے تراجم کرتے تھے۔ اور یہ سلسلہ اس خاندان کے اقتدار کے آخر تک جاری رہا۔ اور پھر بنو عباسیہ نے بھی اس کارِ خیر کو جاری رکھا۔ بلکہ بہت وسعت دی۔

خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں ایک بہت بڑا فاضل طبیب جو مذہباً عیسائی تھا دربار کا ملازم تھا۔ اور اس نے عربی زبان میں بہت سی طبی کتب کا ترجمہ یونانی سے کیا اس وقت تک یونانی طب ہی مروج تھی لیکن ہارون رشید کے وزیر اعظم یحییٰ بن خالد برمکی نے ایک شخص کو ہندوستان بھیجا۔ کہ وہاں جو ادویہ اور نباتات بطور دوا استعمال ہوتی ہیں۔ ان سے واقفیت بہم پہنچانے اور ہندوستان کے نامی اطباء کو ساتھ لائے (فہرست ابن الندیم ص۳۴۵) چنانچہ وہ بعض مشہور ہندو طبیبوں کو ساتھ لے گیا۔ ان میں سے ایک نے سنسکرت کی بعض طبی کتب کا ترجمہ عربی زبان میں کیا۔ وزیر اعظم نے بغداد میں ایک عظیم الشان ہسپتال تعمیر کرایا تھا۔ اور ان ہندو طبیبوں میں سے ایک اس کا افسر اعلیٰ مقرر ہوا (فہرست ص۳۴۶) ہارون رشید کے زمانہ میں طبی محکمہ کو بہت وسعت حاصل ہوئی۔ بہت سے شفاخانے اطراف ملک میں جاری کئے گئے۔ ہر ایک الگ ڈاکٹر کے ماتحت تھا۔ اور سب کی نگرانی کے لئے ایک انسپکٹر جنرل مقرر تھا جو رئیس الاطباء کہلاتا تھا۔ اور اس کی تنخواہ دس ہزار درہم اور الاؤنس چار ہزار درہم ماہوار ہوتا تھا۔ بہت عرصہ تک یہ عہدہ عیسائیوں کے قبضہ میں رہا۔ احمد بن طولون نے جو بنو عباسیہ کی طرف سے مقررہ گورنر تھے وہاں ایک عظیم الشان شفاخانہ تعمیر کرایا اور اس کے اخراجات کے لئے بہت بڑی جاگیر وقف کر دی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اسکا سالانہ خرچ ساٹھ ہزار دینار یا تین لاکھ روپیہ ہوتے تھے۔ اس ہسپتال میں جب کوئی مریض داخل ہوتا۔ تو اسے لباس اور بستر بھی سرکاری ملتا تھا۔ (جیسا کہ آجکل ہوتا ہے) کھانا اور دوا بھی مفت ملتی تھی۔ احمد بن طولون ہر جمعہ کے روز شفاخانہ میں آتا۔ اور ہر مریض سے دریافت حال کرتا۔ پاگلوں کے علاج کے لئے علیحدہ مگر مکمل انتظام تھا (کتاب المخلط والآثار ص۴۰۵ جلد دوئم) اس نے جامع مسجد کے ساتھ بھی ایک دوا خانہ اعلیٰ پیمانہ پر قائم کرا دیا تھا۔ جہاں ایک حاذق طبیب نماز کے اول وقت سے آخر تک موجود رہتا تھا۔ تا اس اثنا میں اگر کسی کو کوئی تکلیف لاحق ہو۔ تو فائدہ اٹھا سکے۔ خلیفہ مقتدر باللہ کے عہد میں اس صیغہ کو اور بھی ترقی حاصل ہوئی۔ جیل خانوں کے لئے علیحدہ ڈاکٹر مقرر کئے گئے۔ سفری و عارضی شفاخانے قائم کئے گئے۔ جو دیہات میں دورہ کر کے مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچاتے تھے۔ اس کے علاوہ اس کے عہد میں ایک اور جدت یہ ہوئی۔ کہ اطباء کے لئے امتحان کا طریق مقرر کیا گیا۔ پہلے ایسا نہ تھا۔ چنانچہ بغداد میں طب کا سب سے پہلا امتحان ہوا۔ جس میں ہزاروں طبیبوں نے حصہ لیا۔ اور آٹھ سو آدمی کامیاب ہوئے۔ (طبقات الاطباء ص۲۲۱)

عضد الدولہ نے اپنے عہد میں بغداد میں ایک شفاخانہ قائم کیا۔ جو وسعت اور فراوانی سامان کے لحاظ سے بے نظیر تھا چنانچہ علامہ ابن خلکان نے لکھا ہے۔ کہ لیس فی الدنیا مثل ترتیبه واعدلهم من الآلات مایقصر الشرح عن وضعه یعنی ساری دنیا میں اس کے مثل کوئی شفاخانہ نہیں تعمیر ہوا۔ یہ شفاخانہ گویا ایک لحاظ سے ایک میڈیکل یونیورسٹی تھی۔ جس میں طب کے ہر شعبہ کے لئے الگ الگ معلم اور لیکچرار دور دور سے مہیا کئے گئے تھے ان کی تعداد پچاس بیان کی جاتی ہے۔ اطباء کے علاوہ ماہر فن جراح بھی جمع کئے گئے تھے۔ حتیٰ کہ پٹی باندھنے والوں کا ایک خاص عملہ تھا جس کا ایک علیحدہ افسر انچارج تھا۔ فزیکل سائنس کے بھی کئی استاد تھے۔

بنو عباسیہ کے اقتدار میں ضعف کے ساتھ اجزاء ملت میں پریشانی پیدا ہونے لگی۔ تو کئی سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ لیکن مسلمانوں کے رفاہِ عام کے کاموں کا سلسلہ بدستور ترقی پذیر رہا۔ ہر حکومت جو قائم ہوئی وہ فیض رسانی کے اس سلسلہ کو اپنی ہمسایہ حکومت سے برتر ثابت کرنیکی کوشش کرتی تھی۔ نور الدین زنگی نے ایک صلیبی جنگ میں یوروپ کے ایک فرمانروا کو قید کیا۔ تو اس نے اپنی رہائی کے لئے ایک بیش قرار رقم ادا کی۔ جس سے زنگی نے وہاں ایک بہت بڑا شفاخانہ تعمیر کرایا اسوقت تک یہ طریق چلا آتا تھا۔ کہ امراء اور دولت مند لوگ شفاخانوں سے مستفید نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن نور الدین نے حکم دیا کہ ہسپتال میں موجودہ نایاب دواؤں اور خاص آلات سے مستفید ہونیکا دروازہ انکے لئے بھی اسیطرح کھلا ہے جسطرح غرباء کے لئے۔ ۶۸۳ھ میں قلاؤن نے ایک بہت بڑا شفاخانہ قاہرہ میں تعمیر کرایا۔ اور اس کے اخراجات کے لئے دس لاکھ درھم سالانہ آمد دینے والی جائیداد وقف کر دی۔ مریضوں کے حالات وغیرہ کا ریکارڈ رکھنے کیلئے بہت سے منشی بھی مقرر تھے۔

علامہ ابن جبیر نے لکھا ہے کہ اس ہسپتال کا روزانہ خرچ کم وبیش سو روپیہ تھا۔ مختلف امراض کے مریضوں کے لئے وارڈ مقرر تھے۔ آنکھوں کے امراض کا الگ دماغی امراض کا الگ۔ کان وغیرہ کے امراض کے الگ الگ وارڈ تھے۔ زنانہ وارڈ علیحدہ تھے۔ بیماروں کے لئے کھانے تیار کرنے اور دوسری ضروریات کے لئے الگ الگ حصے بنے ہوئے تھے۔

ہسپتال کے کمروں میں نہر سے پانی آتا تھا۔ اور ہر وقت پانی جاری رہتا تھا۔ اس ہسپتال میں جو خرچ ہوتا تھا اس کا اندازہ صرف اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں شربت انار ہی روزانہ پانسو رطل خرچ ہوتے تھے۔

شفاخانہ کی کوئی نوع نہ تھی۔ جو کسی نہ کسی مسلمان فرمانروا نے قائم نہ کی ہو فوجی شفاخانے بھی قائم کئے گئے۔ ابو بکر رازی نے فن طب میں قریباً ایک سو کتب لکھی ہیں۔ اور محققین نے یہ امر تسلیم کیا ہے۔ کہ ابن سینا نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جب تک خالص ادویات مہیا نہ ہوں شفاخانے پوری طرح فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اس لئے عطاروں اور دوا فروشوں کی نگرانی کے لئے ایک خاص محکمہ قائم تھا۔ جس کے افسر اعلیٰ کو رئیس العشابین کہا جاتا تھا۔ نباتات کے ماہرین کا تقرر اس عہدہ پر کیا جاتا تھا۔ اور بعض لوگ مختلف ممالک کی سیاحت محض نباتات کے علم میں وسعت پیدا کرنے کیلئے کرتے تھے۔ ایسے لوگ ایسے مصوروں کو لے جاتے تھے۔ جو مختلف نباتات۔ گھاسوں اور جڑی بوٹیوں کی تصاویر کھینچ لیتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا جائے

۱۱ اگست ہمارے ہاں تحریک جدید کا مشترکہ (مرد مستورات و بچوں) کا جلسہ ہوا۔ اس تقریب پر ہم میں سے اکثر احباب نے تقریریں کیں۔ لیکن عزیز انیس احمد پسر سعید احمد خان صاحب ریلوے پیر انسپکٹر طالب علم تھرڈ مڈل تعلیم الاسلام قادیان نے مطالبہ ۱۳ یعنی بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا جائے۔ پر جو تقریر کی وہ نہایت برجستہ۔ پرمعنی اور مختصر تھی۔ چونکہ اس عمر کے طالب علم سے ایسی تقریر بالکل غیر متوقع تھی۔ اس لئے تقریر کے خاتمہ پر حاضرین جلسہ نے غیر معمولی طور پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ واقعی یہ قادیان میں تعلیم پانے کی برکت ہے۔ جو انیس احمد نے ایسی عمدہ تقریر کی۔ الحمد للہ

چونکہ یہ بات فی الحقیقت عام طور پر احمدی احباب کو خاص طور پر اس طرف توجہ دلانے کے لئے کہ وہ اپنے بچوں کو جلد از جلد قادیان کے مدرسہ میں بھیجا دیں۔ باعث تحریک ہوگی اس لئے وہ مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خاکسار عبدالمجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ ملکپور ضلع

جناب صدر و حاضرین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج تحریک جدید کے جلسہ میں میں مطالبہ نمبر ۱۳ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ گو میں اس مطالبہ کو پچھلے تحریک جدید کے جلسہ میں سنا چکا ہوں۔ تاہم میں چاہتا ہوں کہ اس پر زیادہ زور دوں۔ کیونکہ میں قادیان کے سکول کا طالب علم ہوں۔ اور یہ مطالبہ میرے نزدیک زیادہ اہم ہے۔ اور میرا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے اس مطالبہ کی اہمیت پر زور دوں۔ مطالبہ نمبر ۱۳ کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ والدین اپنے بچوں کو قادیان کے سکولوں میں داخل کرائیں۔ تاکہ بچے وہاں دینی و دنیاوی تعلیم پائیں اور احمدیت کا نام روشن کریں اور اہل دنیا کو احمدیت کے پیغام سے مستفیض کر سکیں گو یہ مطالبہ معمولی نظر آتا ہے۔ مگر اس پر عمل کیا جائے تو پتہ لگتا ہے۔ کہ اس کے نتائج کیسے عظیم الشان ہیں۔ احمدی اصحاب کو اس مطالبہ کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے بچوں کو فوراً قادیان بھیج دینا چاہیئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خود بچوں کی نگرانی فرماتے ہیں۔ اور حضور سے بڑھ کر اور کون تربیت کر سکتا ہے۔ اور وہ بچے بڑے ہو کر یقینی طور پر احمدیت کے چمکتے ہوئے ستارے بن جائیں گے۔ جو حضور کی تربیت سے فیض حاصل کریں گے حضور فرماتے ہیں کہ میں دیر سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہمارے مرکزی اسکولوں میں باہر کے دوست بہت کم بچے بھیج رہے ہیں۔

آپ لوگ اس طرف خاص توجہ کریں اور حضور کا منشا پورا کریں۔ قادیان میں نماز بھی باقاعدگی ہوتی ہے۔ قرآن مجید باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ غرض وہاں دینی تعلیم مکمل ہے۔ یہاں کے کئی اصحاب کے بچے وہیں تعلیم پا رہے ہیں۔ ان کو ان کے والدین موسمی تعطیلات کے بعد قادیان روانہ کر دیں۔ اور حضور کی خوشنودی حاصل کریں۔ وہاں کوئی خرچ بھی زیادہ نہیں ہوتا۔ اگر والدین کوشش کریں تو ان کے بچوں کا گذارہ پانچ روپیہ ماہوار میں ہو سکتا ہے۔ جس سکول میں اس قدر فائدہ ہو اور خرچ کم۔ میں نہیں سمجھتا کہ پھر بچوں کو وہاں بھیجنے میں کیوں دریغ کیا جائے۔ کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ وہاں نگرانی نہیں ہوتی۔ وہاں والدین سے زیادہ نگرانی کی جاتی ہے۔ اور جسمانی صحت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ جو اصحاب اپنے امام کے کہنے پر لبیک کہیں گے خدا تعالےٰ ان کی ہر چیز میں برکت ڈالے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جماعت بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گذرے گی۔ لیکن ابھی تو کوئی ابتلا آیا ہی نہیں۔ بیدار جماعتیں وہ ہوتی ہیں۔ جو مصیبتوں کے آنے سے پہلے ہی ان کو اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ نہ کہ جب سر پر مصیبت آ پڑے تو ہاتھ پاؤں مارنے لگتی ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کی قدیم سنت ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتیں اس وقت تک ترقی نہیں کرتیں۔ جب تک وہ ابتلاؤں میں نہ ڈالی جائیں۔ پس جماعت احمدیہ کو بھی وہ ابتلاء ضرور پیش آئیں گے۔ جو اور انبیاء کی جماعتوں کو پیش آئے۔ اور جماعت کو ان ابتلاؤں کو اٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ ابتلاؤں کے ذریعہ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے۔ جو لوگ ثابت قدم رہتے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ پس اپنے امام کی ہر آواز پر لبیک کہتے چلے جاؤ۔ تب خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوگا۔

انیس احمد جماعت ہشتم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

تحریک جدید سال ششم اور بیرون ہند کی جماعتیں

تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے ۱۵ اگست تک سو فیصدی پورا کرنے میں جہاں ہندوستان کی جماعتیں سعی کر رہی ہیں۔ اور ہر کارکن اور ہر وعدہ کرنے والے کی خواہش ہے۔ کہ ۱۵ اگست والی دعا کی فہرست میں اس کا نام آ جائے۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتوں نے بھی ہمت سے کام کیا ہے۔ اور کوشش کی ہے۔ کہ ان کے وعدے بھی وقت کے اندر پورے ہوں۔ چنانچہ نیروبی کی جماعت جس نے لکھا تھا کہ ہم اپنی رقوم بہت جلد بھیجنے والے ہیں۔ اس نے آج (۱۴ اگست ۴۰ء) تک اپنے وعدہ ۰/۰۰-۳۰۰ شلنگ میں سے ۰/۰۰-۳۵ شلنگ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کر دیئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

بیرون ہند کے جن احباب کے وعدے ۱۵ اگست تک پورے ہو جائیں گے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ چونکہ بیرون ہند کا روپیہ آنے میں دیر لگتی ہے۔ اور ۱۵ اگست تک کا روانہ شدہ روپیہ اس ماہ کے آخر تک نہیں مل سکتا۔ اس لئے ۱۵ ستمبر کو بیرون ہند کے احباب کی فہرست حضور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ پس بیرون ہند اور ہندوستان کی ہر ایک جماعت اور ہر ایک کارکن اور وعدہ کرنے والے ہر ایک دوست کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ بصیرت افروز خطبہ پڑھنا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو ۲ اگست ۴۰ء کو حضور نے فرمایا۔ یہ خطبہ ابھی شائع نہیں ہوا انشاء اللہ تعالےٰ جلد شائع ہوگا

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

شیخوپورہ۔ لائل پور۔ سرگودھا کی جماعتیں فوری توجہ کریں

مولوی ظہور الحسن صاحب کو احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی کی بھرتی کے لئے ان اضلاع میں مقرر کیا گیا ہے۔ ذی اثر احباب اور جماعتیں ان کی پوری پوری امداد کریں۔

خاکسار مرزا شریف احمد

دلربایات

بچے سے بوڑھے تک کہانی شوق سے سنتے ہیں بجبلت الناس السمع اسی فطرت انسانی کے مطابق تمام مذہبی کتابوں میں افسانے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے جن سینما دیکھنے ناول پڑھنے ریڈیو سننے والوں کو مذہبی کتابیں پڑھنے کی فرصت نہیں ان کو کتاب خاتم النبیین نہایت دلچسپ افسانہ کہہ کر دیدیجئے۔ اس کتاب کو ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہیں رکھ سکیں گے اسی وجہ سے احمدی اکابرین اس کتاب کو نہایت موثر تبلیغ کا طریقہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کر دیتی ہے۔ اب اس دلچسپ طریقہ سے ہر شخص کو تبلیغ کرنے کی خاطر سات سو صفحہ کی کتاب کی قیمت چار روپے کے بجائے ایک روپیہ کر دی ہے۔ تاکہ جس کو تبلیغ کرنے کی بالکل فرصت نہیں وہ بھی تبلیغ کے اہم فرائض کو ادا کر سکے منیجر بک ڈپو مندر عابد منزل لیمارکان دہلی

ٹرینڈ استانی کی ضرورت

ایک اسلامیہ مدرسہ میں ایف۔ اے۔ جے اے۔ وی پاس پردہ دار اور شادی شدہ قابل مسلمان استانی کی ضرورت ہے ضرورتمند اپنی درخواستیں مع تصدیق مقامی اور نقول اسناد دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ تنخواہ کا گریڈ ۶۵-۲-۵۵ ہوگا۔ ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی پی۔سی۔ایس سب جج صاحب بہادر منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

دعویٰ دیوانی ۲۷۲ سال ۱۹۴۰ء

سوہن سنگھ ولد کرتار سنگھ کھتری ساکنہ سعد اللہ پور تحصیل پھالیہ منیجر و کارکن ہندو خاندان مشترکہ

بنام

سردار سنگھ ٹھیکیدار پنجابی ولد جیون سنگھ بھاٹیہ ساکنہ سعد اللہ پور حال موضع ڈاکخانہ پالی گاؤں ضلع نمادر ریاست اندور

دعویٰ ۲۴۰/۰ روپیہ

بنام سردار سنگھ ٹھیکیدار پنجابی ولد جیون سنگھ بھاٹیہ ساکنہ سعد اللہ پور حال موضع ڈاکخانہ پالی گاؤں ضلع نمادر ریاست اندور۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سردار سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سردار سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سردار سنگھ مذکور تاریخ ۲۷ اگست ۱۹۴۰ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۵ اگست ۱۹۴۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست۔ قے ہیچش سوکڑا پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر گئے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

صحت و شباب

آپکی خدمت میں

اپنے جسم میں ایک دیوگل کی روح پھونک دو اور انسانیت کا نمونہ مضبوط اور طاقتور آدمی بنو۔

کرن جوانی شباب کی تجدید کے لئے ایک بے بہا مرکب ہے جسے امرت دھارا کے پروپرائٹر پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایجاد کیا ہے۔ یہ ایک اکسیر ہے۔ جو تمام انسانی طاقتوں کو جو زندگی کے جوہر کی عدم موجودگی کے سبب زائل ہو چکی ہیں پھر سے واپس لانے میں صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ عورت و مرد دونوں کو برابر طاقت بخشتی ہے۔ انجکشن کی مدد کے بغیر ہی تمام جسم میں دوبارہ شباب لاتی ہے۔ پٹھوں کی پرورش کرتی ہے۔ اور تندرستی اور طاقت کا منبع تمام رگ و ریشوں میں نئی تحریک پیدا کرتی ہے۔

کرن جوانی کا استعمال شروع کر دیجئے اور اپنی گذشتہ جوانی کے دنوں کی خوشی کو دوبارہ حاصل کیجئے:۔

قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے ۲۵ گولی ایک روپیہ۔ درجہ خاص ۱۰۰ گولی بارہ روپے ۲۴ گولی تین روپے

امرت دھارا فارمیسی لاہور

کرن جوانی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دیگی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل بندرہ لے نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی مبہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے دعا ہے نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ اگست انگلستان کے کنارے پر کل جو بڑی فضائی لڑائی ہوئی اس کا حال اب معلوم ہوگیا ہے۔ اس لڑائی میں جرمنی کے ۷۸ جہاز گرائے گئے۔ برطانیہ کے تیرہ جہاز کام آئے جن کے دس ہوا باز بچا لئے گئے ہیں۔ گذشتہ تین روز میں دشمن کے ۲۰۶ جہاز تباہ ہوئے۔ ۱۸ جون سے جرمنی نے ان حملوں کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اور اس وقت سے اب تک ۵۲۲ جہاز برباد کئے جاچکے ہیں۔ کل رات بھی دشمن نے جنوب مشرقی۔ جنوب مغربی اور شمالی۔ نیز مڈ لینڈ اور ویلز پر حملے کئے۔ سب سے زیادہ نقصان مڈ لینڈ کے دو شہروں کو پہونچا۔

جنرل ڈیگال کی نیشنل سوسائٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ دشمن کے ہوائی جہازوں کے ایک برطانوی بندرگاہ پر حملہ کے وقت فرانس کی توپوں نے ان پر گولہ باری کرکے دو جہاز نیچے گرا لئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ آزاد فرانس کی طرف سے برطانیہ کی مدد کی گئی۔

آج جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ آج انگریزی ہوائی جہاز برلن جا پہنچے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ کل تیس ہوائی جہازوں کا ایک دستہ شمالی اٹلی کی طرف جاتا دیکھا گیا۔ معلوم نہیں وہ کہاں جا رہا تھا۔

امریکہ کی ایک ہوائی جہاز بنانے والی کمپنی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو کروڑ ڈالر لاگت کی مشینری کا اضافہ کیا جائے۔ تا برطانیہ کے آرڈروں سے عہدہ برآ ہویا جا سکے۔

حکومت کنیڈا کے اسلحہ کی تیاری کے وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اگلے سال کے شروع سے تین سو ساٹھ ہوائی جہاز ماہوار تیار کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔

اطالوی اخبارات یونان کے خلاف بدستور زہر اگل رہے ہیں۔ غالباً اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ یونان میں اپنی مشکلات پر پردہ ڈالا جا سکے۔ اگر اٹلی نے یونان سے کوئی چھیڑ چھاڑ کی۔ تو ترکی چپ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس نے ممالک بلقان کے معاہدہ پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ جس کے رو سے ہر ملک کی سرحدات کی حفاظت کے لئے سب ذمہ وار ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ یونان نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کی طرف سے حفاظت کی گارنٹی پر اسے اعتماد ہے۔

بمبئی ۱۴ اگست آج پونا روانہ ہونے سے پیشتر حضور وائسرائے نے مسٹر جناح سے ایک گھنٹہ بات چیت کی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ مسٹر جناح نے ان سے کہا۔ کہ وہ اپنے اعلان کی بعض باتیں کھول کر سمجھائیں۔ وائسرائے نے مسٹر ڈیسائی اور مسٹر منشی سے بھی ملاقات کی۔

شملہ ۱۴ اگست۔ نواب صاحب بہاولپور نے جنگی فنڈ میں ایک لاکھ اور ایک طیارہ کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ ہر سال ۳۳ ہزار لڑائی کے اخراجات میں اور ۳۰ ہزار ایمبولینس دستے کے اخراجات کے لئے۔ جو انہوں نے قائم کیا ہے دیا کریں گے۔

دہلی ۱۴ اگست مولانا آزاد نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس کا آئندہ اجلاس پنجاب میں ہوگا۔

لنڈن ۱۳ اگست آج چھ سو جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملہ کیا جن میں سے ۶۲ گرا لئے گئے۔ حملہ کا حلقہ اثر بہت وسیع تھا۔ ایک بندرگاہ پر حملہ کرکے اسے نقصان پہنچایا گیا۔ ایک ریلوے سٹیشن بعض شراب خانے اور گرجا گھر تباہ ہوگئے۔ آج کے حملہ کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا۔ کہ بعض جرمن ہوا باز پریشان ہوکر ہوائی چھتریوں سے نیچے کود آئے۔ ایسے ایک درجن جرمن گرفتار کر لئے گئے۔

رائٹر کا بیان ہے۔ کہ جرمنی کے ان ہوائی حملوں میں ابھی اور شدت پیدا ہوگی۔ اس کے پاس اتنی طاقت ہے۔ کہ روزانہ ایک ہزار ہوائی جہاز حملوں کے لئے بھیج سکتا ہے۔ حملوں میں شدت کے پیش نظر برطانوی حکومت نے بھی دفاع کا مکمل انتظام کر لیا ہے۔ اور فضائی طاقت ایک منٹ کے نوٹس پر حرکت میں آجاتی ہے۔

اس بات کا امکان بڑھ رہا ہے۔ کہ برطانیہ پر جرمنی حملہ کے ساتھ ہی اطالوی افواج مصر پر حملہ کر دیں گی۔ لیکن تا حال کوئی قطعی بات اس سلسلہ میں نہیں کہی جا سکتی۔

امریکن اخبارات نے آج لکھا ہے کہ جرمنوں نے فرانس کے ساحل سے توپوں کے ذریعہ ساحل انگلستان پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ گو ساحل پر کئی دھماکے ہوئے۔ اور بعض مکانات کی بالائی منزلیں گر گئیں۔ اور بعض کو آگ لگ گئی۔ مگر لنڈن سے اس خبر کی تصدیق ابھی نہیں ہوسکی۔

آغاز جنگ پر جرمنی کے پاس صرف ۷۴ ریڈیو سٹیشن تھے۔ مگر دوسرے ممالک پر قبضہ کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ان کی تعداد ۱۵۷ ہوگئی ہے۔ ان میں سے نو دنیا کے بہترین سٹیشن سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اب نازی پروپیگنڈا کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اور جو اس کام نہیں آسکتے۔ ان سے غیر ملکی براڈکاسٹ میں خلل پیدا کیا جاتا ہے۔

زیورچ ۱۳ اگست۔ اس وقت جرمنی میں تین نئے آزاد ریڈیو سٹیشن کام کر رہے ہیں۔ پروگرام وقت پر شروع اور ختم ہوتا ہے۔ پولیس ان کا سراغ لگانے میں ناکام رہی ہے۔ ریڈیو انجنیئروں کا خیال ہے کہ یہ سٹیشن سفری ہیں۔ اور لاریوں پر چکر لگاتے رہتے ہیں۔

ٹوکیو ۱۳ اگست شنگھائی سے انگریزی افواج کی واپسی کے بعد جاپان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جس سمندر پر اب تک برطانیہ کا قبضہ تھا وہ اسے ملنا چاہیئے۔ کیونکہ شنگھائی کی بین الاقوامی بستی جس حصہ میں ہے اس پر اس کا قبضہ ہے۔

وشی ۱۴ اگست فرانس کے سابق وزراء کے مقدمہ کی سماعت آج شروع ہوگئی۔ سپریم کورٹ فرانس کے بعض اخبارات کے خلاف بھی تفتیش کرے گی ان پر یہ الزام ہے۔ کہ انہوں نے جرمنی کے خلاف جنگ کا پروپیگنڈا کیا۔ اور اس کے لئے روس اور انگلستان سے رشوت حاصل کی۔

لاہور ۱۴ اگست آج سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ سیاسی لیڈروں کو چاہیئے کہ وائسرائے اور وزیر ہند کے تازہ بیان سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ ہندوستانی جو کچھ مانگتے تھے وہ انہیں مل گیا ہے۔ سنٹر میں ذمہ وار حکومت بھی مل گئی ہے اور آزادی بھی۔ آپ نے وائسرائے کے ہمدردانہ رویہ کی بہت تعریف کی۔

کراچی ۱۴ اگست مسٹر کرشنا مورتی نے آج کراچی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان اور ہندوستان میں کافی تجارت بڑھائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ بعد ہندوستان نہ صرف کچا مال باہر بھیج سکے گا۔ بلکہ کلوں سے بنایا ہوا مال بھی سپلائی کر سکے گا۔ مسٹر کرشنا مورتی ہندوستان کی طرف سے جاپان میں نئے ٹریڈ کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

دہلی ۱۴ اگست۔ سلطنت برطانیہ میں جو ممالک شامل ہیں۔ ان میں سے بعض کی اکتوبر کے مہینہ میں دہلی میں کانفرنس ہونے والی ہے۔ جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا۔ کہ لڑائی کا سامان اکٹھا کرنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں۔ جن ملکوں کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ۔ برما۔ ہانگ کانگ۔ لنکا۔ ملایا۔ سب نے اپنے نمائندے بھیجنے منظور کر لئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔　ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah